

تعلیم الزکوٰۃ

صاحب نصاب مردوں، از عورتوں کو سائل زکوٰۃ وغیرہ
 باخبر کرنے کے لئے

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی نے بلا قیمت شائع کرنیکی
 غرض سے

بعد ترسیم و اضافہ بمطوری اراکین مجلس شوریٰ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

۱۳۳۲ ہجری

مطابق ۱۹۱۴ء

دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی بازار پیمارن شائع کیا

۵۰۰ جلد مفت

اسکو نو قیامت کے اسی زر و سیم کی تختیوں سے جہنم کی آگ میں گرم کر کے پہلو پیشانی پشت کو داغ دینگے اور بار بار پچاس ہزار برس کے دن تک گرم کر کے داغیں گے یہاں تک کہ سب بندوں کا فیصلہ ہو اسی طرح جو اونٹ اور گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہ لگائے اسکو وہ جانور اپنے سموں سے ایک ہوا زبیدان میں کھلیں گے پچاس ہزار برس تک رواج مسلسل بطور لہ اور کیگو اس کا مال گنجا سا بپ دونوں جھڑوں سے ڈسیگا اور کبے گائیں تیرا مال اور خزانہ ہوا رواج البخاری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا واللہ میں اس سے جنگ کروں گا جو نماز و زکوٰۃ میں فرق کرے گا یہ زکوٰۃ مال کا حق ہے متفق علیہ یعنی جس طرح کہ نماز بدن کا حق ہوتا امام کی طرف سے جب زکوٰۃ لگائے والے آئے تو زکوٰۃ دینے والا اسکو راضی رکھے رواج مسلم ابو یوسف وہ زہبی رحمہم اللہ کہتے ہیں فرمایا **أَرْضَقُوا مَالَكُمْ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ حَيْثُمْ تَمُوتُونَ** کو خوش رکھو تم پر ظلم ہو رواج ابو داؤد اور خوف القدری سے مال چھپا سنے کو منع فرمایا ہو اور جو عامل حق سے مال آگھاتا ہے وہ مثل غازی کے راہ خدا میں ہوتا ہے رواج الارسلی حضرت علیؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ملی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر اس کو برباد کر دیتی ہے رواج البخاری فی تہذیب الخلفاء جب بچہ پر زکوٰۃ واجب ہوئی اور تونے نہ دی تو وہ حرام اس مال کو ہلاک کر ڈالتا ہے ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ عین مال زکوٰۃ میں نکالے قیمت نہ دے احمد نے کہا غلط زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ اسکو حال تو نگریں مگر زکوٰۃ لے کیونکہ یہ تو فقرار کے لئے ہوتی ہے اب اس کا مال

بر باد ہو جائیگا شوکانی کہتے ہیں بہت سے اہل علم نے ایسے سوال پر زکوٰۃ واجب کر دی ہے جسکے اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں کیا۔ بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بر خلاف اسکے تصریح کی ہے جیسے فرمایا کہ غلام اور گھوڑے زکوٰۃ نہیں ہے صحابہ کے پاس اموال و جوہر و تجارت و خضر و است یعنی سبزی ترکاری وغیرہ تھے لیکن حضرت صلعم نے ان کو حکم زکوٰۃ نکالنے کا نہیں دیا نہ ان سے ان اموال کی زکوٰۃ طلب فرمائی۔ اگر ان میں زکوٰۃ فرض ہوتی تو ضرور بیان فرماتے انتہی۔ زکوٰۃ مالک بحلف پر واجب ہو نہ ولی تمیم و مجنون پر ورنہ پھر سائر تکلیفات کا ان پر واجب نہ چاہیے جیسے نماز و حج

بیان زکوٰۃ حیوان کی

یہ زکوٰۃ فقط اونٹ گائے بکری پر واجب ہے نہ کسی اور جانور پر جیسے گھوڑا چرگدہا پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ پھر ہر پانچ میں ایک بکری چھپس اونٹ تک پھر چھپس اونٹ میں ایک بنت خاص یا ایک ابن لبوں پھر ۳۶ میں ایک بنت لبوں اور ۴۶ میں ایک حنفہ اور ۶۱ میں ایک جدعہ اور ۷۶ میں دو بنت لبوں اور ۹۱ میں دو حنفے ۱۲۰ تک پھر جب زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبوں اور ہر ۵۰ میں ایک حنفہ تفصیل کتاب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رہا آئی ہے ابن حزم نے کہا ہے یہ کتاب نہایت

۱۵ یعنی مادہ یک سا ۱۳۔ گائے ابن لبوں نردو سالہ ۱۳ بنت لبوں مادہ دو سالہ۔

۱۵ حنفہ مادہ سہ سالہ قابل حنفہ ۱۳ جدعہ چار سالہ ۱۲

صحیح ہے ابو بکرؓ نے اس کتاب پر سامنے علماء صحابہ کے عمل کیا تھا کسی نے مخالفت کی
 و صحیح ابن حبانؒ ق تیس گائیں ایک بیس مائیتھ ہم گائیں ایک ستم پھر جب
 چالیس سے زیادہ ہوں تو کچھ نہیں یہاں تک کہ ستر ہوں تب ستر میں انسی تک
 ایک بیس و ستم ہو اور ۸۰ میں دوسن پھر سطح فیصل حدیث معاذ بن جبل میں تی
 ہے ذوالہ آحمد و اھل السنین و ابن حبان و المحکم و صحیح ابو ابن عبد البر
 نے اسناد کا میں کہا ہے کہ علماء کا اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے بلکہ سب کا اس نص پر
 اجماع ہے ق چالیس گوسفند میں ایک بکری ہے ایک سو اسیل تک پھر
 اس میں دو بکریاں ہیں ۱۰ تک اور دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو ایک
 تک پھر تین سو ایک میں چار بکریاں ہیں پھر ہر ایک میں ایک بکری تفصیل حدیث
 انس و ابن عمر میں ہے آخر جلد آحمد و البخاری ذوالہ آحمد و الترمذی و
 حسنہ شوکانی کہتے ہیں اس پر اجماع ہو چکا ہے ہر متصرف مویشیوں کو جمع اور مجتمع
 کو نجوف زکوٰۃ متفرق نہ کرے اور جو شے مقدار فرض کم ہو اس پر کچھ زکوٰۃ نہیں
 ہے اور نہ اوقاص پر یعنی جو درمیان دو فرض یا ضابطہ ہو اور وہ خلیط یعنی
 شریک باہم برا تقسیم کر لیں ہر زکوٰۃ میں لینا بڑا ہے اور عیب دار اور کالے
 اور پتھے اور بیمار اور خرد سال اور خاتمہ پر وراور نراور بانجھ جانور کا نہ چاہیے یہ شرح
 حدیث ابو بکرؓ و کتاب عمرؓ میں نزدیک ابو داؤد اور طبرانی کے بسند حید آئی ہے
 ق سونے چاندی پر جب ایک سال گزر جائے تو چالیسواں صدوسے

افسوس کہ اس کی طرف سے کوئی اور چارہ نہ ملے گا۔ دو سو روپے ہر سال اس کی حاجت اور اس کی
 سمن کے علی مرتضیٰ سے اور ان کے والد کے صلہ میں کیا کرنا اور ان کی
 اس کے صلہ میں کیا کرنا اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ نہ یورپی
 زکوٰۃ میں مختلف چیزیں آتی ہیں، ان کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے۔ ان کے
 قیمت اور ان کی تجارت پر زکوٰۃ کی شرح فیصد ہے۔ ان کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے۔
 گھروں پر فٹ کیوں اور چراوے پر ادا کیا جاتا ہے۔ ان کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے۔
 حصہ واجب زمین بھر پر کچھ نہیں ہے۔ ان کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے۔
 عشر اور بارانی پر ایک صد ہے۔ ان کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے۔
 صلہ کا ہوتا ہے۔ ایک گھر والوں کو اتنا مقدار ایک سال کو تکفایت کرنا
 ہے۔ اقل اہل بیت میاں بی بی خادم پیچھے اور غالباً قوت انسان
 کا ایک رطل یا ایک طعام ہے۔ اس سے اس کے بیٹے و سنی سال
 تمام کو کافی ہو سکتے ہیں۔ اور کچھ بچ رہتا ہے جو سالانہ وغیرہ کے
 کام میں آسکتا ہے۔ اس مقدار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ ترکاویں
 ہیں۔ ہاں شہد میں عشر واجب ہے۔ اور پیشگی دنیا زکوٰۃ کا جائز ہے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس رضی سے ایک سال کی زکوٰۃ پیشگی
 لے لی تھی۔ امام پر واجب ہے کہ ہر جگہ کے توانگوں سے زکوٰۃ لیکر
 اسی جگہ کے فقراء کو دیوے۔ یہ حکم حدیث ابی حنیفہ رضی میں نزدیک تر مذکور
 ہے کہ بہ سند حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ صاحب دل نے جب بادشاہ کی زکوٰۃ دینی

تو وہ بری الذمہ ہو گیا۔ اگرچہ بادشاہ ستگر ہو یہ حکم حدیث ابن مسعود میں بخاری
 و مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا، جمہور اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ زکوٰۃ
 ادا ہو جاتی ہے۔ گو بادشاہ عادل ہو یا جائز خواہ غیر مصرف میں صرف کرے

مصارف زکوٰۃ کا بیان

مصارف زکوٰۃ کے آٹھ ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بیان ان مصارف کا
 فرما دیا ہے کسی بنی یا غیر بنی پر اس کو ملتا تو نہیں کھا فرمایا اِنَّمَا الصَّدَقَتُ
 لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهِمَا وَالْمَوْءِفَّةَ قُلُوبُهُمْ وَ
 فِي الرِّقَابِ وَالْعَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ
 اللَّهِ وَاللَّهُ مَعْلِيمٌ حَكِيمٌ یہ آٹھ نوع ہوئے۔ ایک فقیر جس کے پاس نہ مال نہ
 نہ پیسہ یہ قول شافعی کا ہے یا نصاب سے کم یا بقدر نصاب کے مگر غیر نامی
 اور وہ بھی کسی حاجت میں مستغرق ہو یہ قول ابو حنیفہ کا ہے۔ دوسرا مسکین
 جس کے پاس مال یا حرفہ ہے مکن کافی نہیں ہوتا قال الشافعی یا وہ جس
 کے پاس کچھ نہیں ہے اور ابوالکلی پڑے کے لئے محتاج سوال ہے و یہ
 قال ابی حنیفہ جو سب کا عامل اس کو فقیر اس کے عمل کے دنیا و دین کے
 لئے جو سب کا عامل ہے وہی نامی ہے۔ چوتھا کونہ القلوب یہ دو طرح پر
 ہیں ایک وہ کہ مسلمان ہو گیا ہے مگر نسبت اس کی ضعیف ہو یا صاحب ظرف ہے

اُسکے فیئے میں شمع اوروں کے مسلمان ہونے کی ہے صحابہ شامی
پر ان کو دینا چاہیے۔ ابو حنیفہ نے کہا ان کا سهم ساقط ہے بوجہ غلبہ
اسلام کے۔ میں کہتا ہوں اگر علت سقوط کی یہی ہے تو اب دینا چاہیے
بہ سبب غریب اسلام کے۔

پانچویں گروں چھڑانے ہیں جیسے مکاتبتین کو نزدیک شافعیہ و حنفیہ
کے دینا چاہیے۔

چھٹا غلام یعنی وہ شخص جو قرضدار ہے اور مالک ایسے لصاب کا
نہیں ہے جو قرض سے فاضل ہو یا اُس کا مال لوگوں پر آتا ہے لکن
اُن سے لے نہیں سکتا قالہ اَبُو حَنِيفَةَ شَامِي نے کہا قرضدار دو
طرح پر ہیں ایک وہ شخص جس نے اپنی زبان کے لیے قرض لیا غیبت
ہیں۔ اظہر ہے کہ اس میں حاجت شرط ہے یا باہم صلح کرانے کے
لیے قرض لیا ہے تو اُسکو بھی باوجود غنا کے دیں گے۔

ساتویں راہ خدا میں مراد اس سے نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے
غازی لوگ ہیں جن کو مال فقی نہیں ملتا ہے۔ اور شافعی کے نزدیک انکو
باوجود غنا کے دینا چاہیے۔

میں کہتا ہوں اگرچہ غالباً مراد راہ خدا سے جہاں ہو اگر تا ہے۔ لکن
لفظ عام ہے تو جس چیز پر عرفاً و شرعاً و لغۃً لفظ فی سبیل اللہ صادق
آئے گا وہ جگہ بھی مصرف زکوٰۃ کی ہو سکتی ہے۔ خصوصاً اس
حالت میں کہ جب یہ سب انواع میسر نہ آسکیں جس طرح کہ حال اس

زمانے کا ہے والد علم جیسے عمارت مساجد سرکار میں چل و کھڑے کھڑا
 اور قرآن مجید کا پھیلانا و کتب تفسیر حدیث و مثل اسکے آٹھویں بن اہل بیت شخص
 ہے جو سافر ہوا اور اپنے مال سے منقطع ہو گیا ہے یہ نزدیک خفیہ کے ہے
 یا کسی حاجت کے سبب سفر کو جانا چاہتا ہے یہ نزدیک شافعیہ کے ہے
 و ان انواع ہشتگانہ میں اسلام شرط ہے نزدیک اہل علم کے اور نزدیک
 شافعی کے استیعاب انکا واجب ہے یعنی آٹھویں قسموں کو دے کر اگر عامل
 موجود ہو یہ نکرے کہ بعض انواع کو دے اور بعض کو نہ دے اور یہ برابری
 درمیان آٹھویں کے واجب ہو نہ درمیان آٹھویں کے اور نزدیک
 امام ابو حنیفہ کے اگر سارا مال زکوٰۃ کا ایک ہی نوع میں صرف کر دے
 یا ایک ہی شخص میں تب بھی جائز ہے یہ کہتا ہوں مذہب شافعی کا اس
 جگہ مشکل ہے اس لیے کہ معتبر ان انواع ہشتگانہ کا اس زمانے میں
 دشوار ہے لہذا غزالیؒ نے کہا ہے کہ اس موقع پر مذہب خفی پر عمل کرنا
 ہو سکتا ہے امام مالکؒ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک تقسیم صدقات میں یہ
 بات ہی کہ والی امر اس باب میں اجتہاد کرے جس نوع میں حاجت و عدد کو
 بیشتر پائے مطابق اپنی رائے کے بقدر حاجت اسکو دے پھر بعد اکیس سال
 یا دو سال یا زیادہ کے دوسری نوع کی طرف نقل کرے غرض کہ حاجت عدد
 پر نظر رکھ کر پائے پھر کیا ہے و علیٰ ہذا اذکت من ارضی من اهل العلم
 افتحی دینے امام مالک رحمہ اللہ نے اسی طرح پایا میں نے اپنے ملک کے
 علم والوں سے شوکانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ و

و کلام نے اصنافِ ثمانیہ پر طول کلام کیا ہے کہ کس نوع میں کیا معتبر ہے
 لیکن حق بات یہ ہے کہ معتبر صدق و صف کا ہے شرعاً یا لغتاً جس کسی شخص پر
 یہ بات صادق آئی کہ وہ فقیر ہے تو وہی اُس کا مصرف ہو۔ یہی حال باقی
 اوصاف کا ہے اور جب کسی وصف کی حقیقت شرعیہ یا لغتہ نہ آئی تو رجوع
 طرف مدلول لغت سے کرے اور اُسی کو تفسیر جانے اور جو شرط و اعتبارات
 اہل علم نے کئے ہیں اگر وہ مدلول لغت یا شرع میں داخل ہوں یا کوئی
 دلیل اُن پر دلالت کرتی ہو تو وہ معتبر ٹھہریں گے ورنہ ایسی شرط و اعتبار
 کا کچھ اعتبار نہیں ہے انتہی ف زکوٰۃ لینا جی ہاشم اور اُنکے لونڈی
 غلاموں پر حرام ہے بدلیل حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً انا لا نخل لنا الصدقة
 (تحقیق بکو صدقہ لینا حلال نہیں) یہ حدیث صحیحین میں ہے اور حدیث ابو رافع
 میں فرمایا ہے ان الصدقة لا تخل لنا وان موالی القوم من انفسہم
 اخرجہ احمد وصحیحہ الترمذی وابن جان وابن خزیمہ (تحقیق صدقہ
 ہمارے لئے جائز نہیں اور تحقیق غلام کسی قوم کا انہی میں سے ہے) ابن
 قدامہ نے کہا ہے بکو اس مسئلے میں خلاف کسی اہل علم کا معلوم نہیں ہے اور
 ابن رسلاں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے مروی جی ہاشم سے اولاد علی و
 عقیل و جعفر و عباس شبہ اُنکے لونڈی غلام بھی انھیں کے حکم میں ہیں ف تو نگو
 قوی و کثیر لے کر زکوٰۃ کا لینا حرام ہے تقدیر غنا میں کئی روایتیں آئی ہیں
 ایک یہ کہ صبح و شام کا کھانا موجود ہو دوسرے یہ کہ ایک چالیس یا پچاس
 درہم رکھتا ہو سوان میں کچھ تخالف نہیں ہے اس لئے کہ لوگ متفرق الحال

ہوئے ہیں اور ہر کوئی ایک طرح کا کسب کرتا ہے جسکو چھوڑ نہیں سکتا مثلاً
 حرفے والا معذور ہے جب تک کہ آلات حرفہ بنائے گا نہ معذور ہے جب
 تک کہ آلات کشادہ رزمی ہوں تاجر معذور ہے جب تک کہ سرمایہ نہ ملے یا
 مجاہد کا رزق صبح و شام وہی ہو جو غنیمت سے ملے جس طرح کہ گزران صاحب
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھئی تو ضابطہ اس جگہ ایک اوقیہ یا چاس
 درہم ہیں اور جو شخص حامل ہے کہ بازار سے سامان لا کر لاتا ہے یا بنیم
 فروش ہو یا مانند اس کے تو ضابطہ اس جگہ طعام صبح و شام ہے **ف**
 موطن میں رہتا کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا غنی کو صدقہ حلال نہیں ہے مگر پانچ
 شخصوں کو ایک غازی راہ خدا میں دو سرا عامل تیسرا قرضدار چوتھا وہ جسے
 اپنے مال سے اسکو خرید کیا ہے۔ پانچواں ہمسایہ مسکین جسکو صدقہ دیا گیا
 اور اسے کسی کو دے میں بھیجا۔ مستثنیٰ میں کہا ہے کہ صورت تبدیل اپدی
 میں کچھ خلاف نہیں ہے۔ اسی طرح عامل و ابن البیہل میں اور غارم و غازی کو
 غنی ہوں ان کو صدقہ حلال ہے نزدیک شافعی کے۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک
 جبکہ دونوں فقیر ہوں ظاہر قرآن ہمراہ شافعی کے ہے اس لئے کہ اللہ نے
 انکو فقیر و مسکین کیا ہے واللہ اعلم **ف** صدقہ فطر کا غلام اور آزاد مرد
 اور عورت اور اولاد و خرد و کھانا مسکین کی طرف سے ایک صاع قوت مقدار کا ہے
 یا نصف صاع اور وجوب اسکا بید عبد اور متفق صنیر و نحوہ پر ہے۔ نماز عید سے
 ملے تقریباً پوسٹین میر جس چیز کے کوانے کی عادت ہو مثلاً گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرا۔ چاول وغیرہ
 ملے غلام جس کے وقتے بچوں اور عورتوں وغیرہ کا بیج ہو ۱۲ لے کہنے کے اوزار

پہلے نکالے اور جو شخص ایک رات دن کی قوت سے زیادہ نپاوے اس پر
فطرہ واجب نہیں مصرف اس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ ہے

اہل بیت کا نفرین علی کی طرف سے حد جو ہے بھوسے دینی رسائل میں کے ام

تعلیم النبی ہیں بلا قباحت اساعت کی عرض سے نتائج کئے گئے ہیں ماکہ عارہ مسلمین کو وہی مسائل سے
صحیح واقفیت ہو جائے۔ مسلمان ہو کر قرآن اور اوامر و نواہی کو سمجھنا شریعہ منہم کی بات ہو اور
یہ سب وہ ہے کہ لاکھوں مسلمانوں میں ایسے شلیدہ خیر مسلمان ہوں جو کہ کچھ دینی مسائل پر
معمور رہتے ہوں اسلئے بڑی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی اس عام نادانیت کو دور افقت ہو
سہ لا جائے۔ یہ خدمت اہل حدیث کا نفرین احیاء دینیہ کو نہاد ہوئی۔ جہاں جہہ عام ہم اور مستند رسلے
بلائیہ اسکی طرف سے شائع کئے گئے۔ اب یہ عامہ مسلمین کا کام ہے کہ وہ دیہات و قصبات تک
میں ال رسائل کو پہنچائیں جہاں تک کہ انفرس کے و جھلس کے امکان میں ہوں ان رسائل کو تعلیم
کے جانیگا مگر ہندوستان ایک وسیع ملک ہے سرداران اسلام کا نفرین ہے کہ وہ مراہم چین اپنی اپنے بے جہر
پہچانوں کو آگاہ کر کے عرض سے جس دست کے ساتھ کہ ممکن ہوں ان رسائل کو شائع کئے رہیں۔ اس
قسم کے رسائل کی اساعت ہی اس کا نفرین کا اہدہ عارفین ہے مگر یہ کہ انفرس اس سے بھی زیادہ باملا
اور مستحکم ذرائع اساعلیٰ اسلام و حفاظت توحید و سنت کی عرض سے اختیار کر چکی ہو۔ لائق و غفلتین کی
ایک جامعہ اگر کہہ جائے اس فن تک مختصر ہے اس کا نفرین کی طرف سے اور ہر کسی بدایاں کے
موافق مقبول اور گاہوں میں اسلام کی اساعت کر لی اور ما واقف اردین مسلمانوں کو جو کڑوں کی
لحد میں ہیں بنائی ہو کہ اسلام کیا ہے؟ اسکے اوامر و نواہی کیا ہیں؟ اور صداقت اسلام کو کی جہم
کے مواہی و دلائل کے ساتھ آگے دل غفلتین کو کھلی کو مشتق کرتی ہے۔ تاکہ مخالفین اسلام آن مسلمانوں
کی ناواقفیت اور تخری از اسلام سے جائزہ اٹھا کر ایسی ہی لحد میں شامل نہ کر سکیں۔
ان مخالفین اسلام کا جنہوں نے بہت بڑی کوششیں کیں کہ وہی یا فتنی تو یہی حال ہی میں کہ یہاں وہی حقیقت ایک سب
ہے یعنی وہ اس قسم کے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی جماعت میں اس عرض سے ملانا چاہتے ہیں تاکہ انکی جہم
اس حد تک ترقی کر جائے کہ انکی چھپی ہوئی اور ظاہر ہر سبائی آرزوں کے پورا پورا پیکار اصلی سر نہ پیدا ہو جائے
اسلئے کہ ان مخالفین میں حقد تعلیم ترقی کرتی ہو جسکی مذمتی ترک نہیں کیتی ہو اسلئے کہ اسکی سیاسی حیالات
میں جو شیطانی پیدا ہوتا ہو اور اسلئے زنا و افقت دین مسلمانوں کے دین و ایمان پر آئے جسے علم ہے
اس اور آئندہ اس سے بھی زیادہ وسعت اور سختی کے ساتھ اس قسم کے چلے ہوئے۔

میں کچھ ہندوستان میں اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہاں مخالفین اسلام کو جو کڑوں کی
لحد میں ہیں بنائی ہو کہ اسلام کیا ہے؟ اسکے اوامر و نواہی کیا ہیں؟ اور صداقت اسلام کو کی جہم
کے مواہی و دلائل کے ساتھ آگے دل غفلتین کو کھلی کو مشتق کرتی ہے۔ تاکہ مخالفین اسلام آن مسلمانوں
کی ناواقفیت اور تخری از اسلام سے جائزہ اٹھا کر ایسی ہی لحد میں شامل نہ کر سکیں۔
ان مخالفین اسلام کا جنہوں نے بہت بڑی کوششیں کیں کہ وہی یا فتنی تو یہی حال ہی میں کہ یہاں وہی حقیقت ایک سب
ہے یعنی وہ اس قسم کے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی جماعت میں اس عرض سے ملانا چاہتے ہیں تاکہ انکی جہم
اس حد تک ترقی کر جائے کہ انکی چھپی ہوئی اور ظاہر ہر سبائی آرزوں کے پورا پورا پیکار اصلی سر نہ پیدا ہو جائے
اسلئے کہ ان مخالفین میں حقد تعلیم ترقی کرتی ہو جسکی مذمتی ترک نہیں کیتی ہو اسلئے کہ اسکی سیاسی حیالات
میں جو شیطانی پیدا ہوتا ہو اور اسلئے زنا و افقت دین مسلمانوں کے دین و ایمان پر آئے جسے علم ہے
اس اور آئندہ اس سے بھی زیادہ وسعت اور سختی کے ساتھ اس قسم کے چلے ہوئے۔

عاجز سید عبد السلام اسٹٹ سکریٹری اہل بیت کا نفرین۔ دہلی بازار بابائین

دعا ہے کہ اس کا نفرین کی بات سے کہیں ہندوستان میں اسلام کو جو کڑوں کی لحد میں ہیں بنائی ہو کہ اسلام کیا ہے؟ اسکے اوامر و نواہی کیا ہیں؟ اور صداقت اسلام کو کی جہم کے مواہی و دلائل کے ساتھ آگے دل غفلتین کو کھلی کو مشتق کرتی ہے۔ تاکہ مخالفین اسلام آن مسلمانوں کی ناواقفیت اور تخری از اسلام سے جائزہ اٹھا کر ایسی ہی لحد میں شامل نہ کر سکیں۔ ان مخالفین اسلام کا جنہوں نے بہت بڑی کوششیں کیں کہ وہی یا فتنی تو یہی حال ہی میں کہ یہاں وہی حقیقت ایک سب ہے یعنی وہ اس قسم کے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی جماعت میں اس عرض سے ملانا چاہتے ہیں تاکہ انکی جہم اس حد تک ترقی کر جائے کہ انکی چھپی ہوئی اور ظاہر ہر سبائی آرزوں کے پورا پورا پیکار اصلی سر نہ پیدا ہو جائے اسلئے کہ ان مخالفین میں حقد تعلیم ترقی کرتی ہو جسکی مذمتی ترک نہیں کیتی ہو اسلئے کہ اسکی سیاسی حیالات میں جو شیطانی پیدا ہوتا ہو اور اسلئے زنا و افقت دین مسلمانوں کے دین و ایمان پر آئے جسے علم ہے اس اور آئندہ اس سے بھی زیادہ وسعت اور سختی کے ساتھ اس قسم کے چلے ہوئے۔